تقریر

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

حضرت مسیح موعودؑ کے خلافت کے بارے میں اقتباسات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسا کہ اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کیلئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کریگا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دیگا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اسکے بعد بھی میری ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

صد شکر کہ پھر ہم میں ہوئی جاری خلافت
احسان ہے یہ مہدی کا خدا اس کو جزاء دے
انعام خلافت ہے خداتعالیٰ کی رحمت
وابستہ رہوں اس سے یہ توفیق خدا دے

معزز سامعین! مجھے آج آپ حاضرین کے سامنے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے خلافت کے بارے میں چند اقتباسات پیش کرنے ہیں۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنی مَیں نے اپنی طرف سے خلیفہ کرنے کا ارادہ کیا۔ سو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ میں زمین پر کرنے والا ہوں یہ اختصاری کلمہ ہے یعنی اس کو قائم کرنے والا ہوں۔ اس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے کہ جو ارشاد اور ہدایت کے لئے بین اللہ اور بین الخلق واسطہ ہو۔ خلافت ظاہری کے جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہیں ہے اور نہ وہ بجز قریش کے کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام میں مسلَّم ہو سکتی ہے بلکہ یہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابوالبشر ہے مراد نہیں۔ بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد اور ہدایت کا قائم ہو کر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے گویا وہ روحانی زندگی کی رو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ایسے وقت میں جبکہ اس سلسلہ کا نام ونشان نہیں۔“

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 585-586 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”مَیں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری فتح ہے اور جہاں تک مَیں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خَلِیْفَہ کے لفظ کو اس اشارہ کے لئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے اور اس کی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔ اور ان کے ہاتھ سے برجائی دین کی ہوگی اور خوف کے بعد امن پیدا ہوگا۔“

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 339)

فرمایا:

”خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ در حقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خدا کا یہ قانون قدرت ہے کہ جب خدا کے رسول کا کوئی خلیفہ اس کی موت کے بعد مقرر ہوتا ہے تو شجاعت اور ہمت اور استقلال اور فراست اور دل قوی ہونے کی روح اس میں پھونکی جاتی ہے۔ جیسا کہ یشوع کی کتاب باب اول آیت 6 میں حضرت یشوع کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مضبوط ہو اور دلاوری کر۔ یعنی موسیٰؑ تو مر گیا اب تو مضبوط ہو جا۔ یہی حکم قضاء و قدر کے رنگ میں نہ شرعی رنگ میں حضرت ابو بکرؓ کے دل پر بھی نازل ہوا تھا۔ تناسب اور تشابہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابو بکر بن قحافہ اور یشوع بن نون ایک ہی شخص ہے۔ استخلافی مماثلت نے اس جگہ کس کر اپنی مشابہت دکھلائی ہے یہ اس لئے کہ کسی دو لمبے سلسلوں میں باہم مشابہت کو دیکھنے والے طبعًا یہ عادت رکھتے ہیں کہ یا اول کو دیکھا کرتے ہیں یا آخر پر قیاس کر لیا کرتے ہیں اس لئے خدا نے اس مشابہت کو جو یشوع بن نون اور حضرت ابو بکرؓ میں ہیں۔ جو دونوں خلافتوں کے اول سلسلے میں ہیں اور نیز اس مشابہت کو جو حضرت عیسیٰؑ بن مریم اور اس امت کے مسیح موعود میں ہے جو دونوں خلافتوں کے آخر سلسلے میں ہیں۔ اجلیٰ بدیہیات کرکے دکھلا دیا۔“

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 185-186)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (المجادلہ:22)۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا، بلکہ ایسے وقت میں وہ اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔“

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں مزید فرماتے ہیں:

”سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا

کابراہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا... ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

پیارے بھائیو! پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا خلیفہ جو ہوتو ہے ردائے الٰہی کے نیچے ہوتا ہے اس لئے آدم علیہ السلام کے لئے فرمایا کہ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (الحجر آیت 30)"

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 557)

خلفاء کو برکاتِ رسالت کے حصول کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ در حقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

فرمایا:

"اُن کے ہاتھوں میں اور پیروں میں اور تمام بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے اُن کا پہنا ہوا کپڑا بھی متبرّک ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات کسی شخص کو چھونا یا اُس کو ہاتھ لگانا۔ اُس کے امراض روحانی یا جسمانی کے ازالہ کا موجب ٹھہرتا ہے۔ اِسی طرح اُن کے رہنے کے مکانات میں بھی خدائے عزّوجلّ ایک برکت رکھ دیتا ہے وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے خدا کے فرشتے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اِسی طرح اُن کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دی جاتی ہے۔ اِسی طرح اُس خاک کو بھی کچھ برکت دی جاتی ہے جس پر اُن کا قدم پڑتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 19)

سامعین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قرآن شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دے کر فرمایا۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (مزمل: 16) یعنی ہم نے ایک رسول بھیجا جیسے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تھا ہمارا رسول مثیل موسیٰ ہے ایک اور جگہ فرمایا۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور: آیت 56) کہ اس مثیل موسیٰؑ کے خلفاء بھی اسی سلسلہ سے ہونگے جیسے کہ موسیٰؑ کے خلفاء سلسلہ وار آئے اس سلسلہ کی معیاد چودہ سو برس تک رہی برابر خلفاء آتے رہے۔ یہ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیشگوئی تھی کہ جس طرح سے پہلے سلسلہ کا آغاز ہوا ایسے ہی اس سلسلہ کا آغاز ہو گا۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 25-26)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق مثیل موسیٰ ہیں۔ سورت نور میں بھی ذکر کیا گیا ہے کہ سلسلہ محمدیہ موسویہ سلسلہ کا مثیل ہے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی انبیاء کا ذکر قرآن شریف نے نہیں کیا۔ لَّمْ نَقْصُصْ (المومن: 79) کہہ دیا۔ یہاں بھی سلسلہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں درمیانی خلفاء کا نام نہیں لیا۔ جیسے وہاں ابتدا اور انتہاء بتائی، یہاں بھی یہ بتادیا کہ ابتداء مثیل موسیٰؑ سے ہو گی اور انتہاء مثیل عیسیٰؑ پر۔ گویا خاتم الخلفاء وہی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں مسیح موعود کہتے ہیں۔ موعود اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا وعدہ کیا گیا ہے۔" (ملفوظات جلد 1 صفحہ 475)

سامعین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

”خلیفہ کا معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے۔ اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں۔ انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ666 ایڈیشن1988ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

”صوفیا نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اُس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اُس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرِ نو اُس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپؐ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرماوے گا۔ کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق اُنہی کے دل میں ڈالا۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ524-525)

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ خلیفہ کے آنے کا مدعا کیا ہوتا ہے؟.... آپؑ نے فرمایا ”دیکھو! حضرت آدم سے اس نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا اور ایک مدت دراز کے بعد جب انسانوں کی عملی حالتیں کمزور ہو گئیں اور انسان زندگی کے اصل مدعا اور خدا کی کتاب کی اصل غایت بھول کر ہدایت کی راہ سے دور جا پڑے تو پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک مامور اور مرسل کے ذریعہ سے دنیا کو ہدایت کی اور ضلالت کے گڑھے سے نکالا۔ شان کبریائی نے جلوہ دکھایا اور ایک شمع کی طرح نور معرفت دنیا میں دوبارہ قائم کیا گیا۔ ایمان کو نورانی اور روشنی والا ایمان بنا دیا۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ560)

اس نے تو ہمیں ایک لڑی میں ہے پرویا
مولا تا قیامت تو خلافت کو بقا دے
یا رب تیرا احسان ہے دی ہم کو خلافت
یا رب دل مومن کو خلافت سے وفا دے

(کمپوزڈ بائی: فائقہ بشریٰ)

✡✡✡✡